سوال

(685)ایک استفتا اوراس کا دیو بندی جواب اوراس کی تنقید

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک استفتا اوراس کا دیو بندی جواب اوراس کی تنقید

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایک استفتا اوراس کا دیو بندی جواب اوراس کی تنقید

علمائے دین اور مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں اللہ اوراس کے رسول اللہ ﷺ کا کیا حکم ہے کہ ایک شخص مسمی زید کہتا ہے کہ مقتدی ہو کر سینہ پر ہاتھ باندھنا اور مقتدی ہو کر رفع الیدین کرنا اور مقتدی ہو کر آمین بالجہر کہنا آنحضرت ﷺ کے قول وفعل سے ہر گز ثابت نہیں ایک دووقت مقتدی ہونے کے باوجود بھی آپ نے ان مذکورہ کسی ایک کو بھی نہیں کیا بکر کہتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالی نے اپنے بندوں کے لئے آپ کو اچھا نمونہ بنا کے نقش قدم چلنے یعنی آپ کی پوری اتباع کرنے کی ہمیں تاکید اکید بفحوائے آیت کریمہ ۔لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ کی ہے علاوہ بریں حدیث صحیح سے بھی یہ بات چابت ہوتی ہے کہ آپ نے فرمایا حدیث شریف صلواکما رایتمونی اصلی تم نماز پڑھو جس طرح کہ مجھ کو نماز پڑھتا ہوا دیکھتے ہو یعنی تم میری نماز جیسی نماز پڑھا کرو پس ہر ایک امام اور مقتدی کو آپ کا یہ حکم شامل ہے اورعام نام ہے اس سے کوئی مستثنی ہو ہی نہیں سکتا میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ ان دو شخصوں یعنی زید بکر میں سے کس کا کہنا شرع شریف کے مطابق ہے نصوص شرعیہ کے ساتھ ارقام فرمادیں بینوا توجروا۔

(العاجز عبدالرزاق عفی عنہ مدرس پنشن خوار محلہ سیدواڑی قصبہ چن پٹن ضلع بنگلور ملک میسور)

الجواب۔ زید ٹھیک کہتا ہے کہ بحالت اوراقتدا سرور کائنات ﷺ سے ان امور مذکورہ کا صدور کہیں ثابت نہیں ہے ۔من ادعی فعلیہ البیان اور حضور کا عدم رفع یدین لجہر بالائین حدیث سے ثابت ہے دیکھو ترندی شریف ان فعال کا نہ کرنا بھی اسوہ حسنہ صلواکما رایتمونی اصلی میں داخل ہے اور تاریخ فعل اور عدم فعل کی کسی کو معلوم نہیں تا کہ ایک دوسرے کو ناسخ منسوخ کہا جاوے اب البتہ ترجیحات ہیں لہذا مناقشہ فضول ہے ۔ (ریاض الدین مفتی دارالعلوم دیوبند)

اہلحدیث

کسی فعل کے سنت یا مستحب ہونے کےلئے یہ کافی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ کام کیا اس پر یہ سوال کہ حالت امامت میں کیا یا حالت اقتدا میں بے جا حجت ہے اس سوال کی صحت نہ قرآن و حدیث سے ہوتی ہے اور نہ کتب اصول سے کیونکہ علماء اصول نے کہیں یہ شرط نہیں لگائی کہ فعل نبوی اقتدا میں ہو یا امامت میں پس جو فعل ثابت ہے وہ ہر حال میں قابل اتباع ہے عدم رفع اور عدم جہر کی روایات صحیح نہیں در صورت صحت بطریق علم اصول مسئلہ بالکل صاف ہے کیونکہ مسنون کی امر تعریف یہ ہے کہ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی ترک بھی فرمایا ہو پس ترک نبوی ماہیت سنت میں داخل ہے لیکن متبع سنت کےلئے اس فعل کا ترک کرنا اتباع سنت نہیں بلکہ نقص ثواب ہے مثلا ہر نماز کےلئے وضو ماموریہ ہے لیکن وجو ہونے کی حالت میں ترک وضو سے نماز پڑھنی جائز ہے مگر وضو کرنے کا ثواب نہیں ٹھیک اسی طرح ترک رفع ترک ثواب ہے فعل سنت نہیں فافہم۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 767

محدث فتویٰ